مرثیہ: ۲

درحال حضرت حُر علیہ السلام

مطلع

دُرِ یگانۂ بحرِ وفا ہر اوّل تھا

وقت تصنیف: ۶ دن

تعدادِ بند: ۹۰

غازی آباد-- ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۴ء

www.emarsiya.com

۱

دُرِ یگانۂ بحرِ وفا ہراول تھا مُعین و عاشقِ شاہِ ہُدا ہراول تھا
خذف کے ریزوں میں الماس یا ہراول تھا زہے عروج وہ کس فوج کا ہراول تھا
لکھی تھی فوج جو فردوس کی مقدر میں
ہوا تھا بندے کا چہرہ خدا کے دفتر میں

۲

جہاں میں ہوتے ہیں کم ایسے لوگ نیک خیال کریں جو دولتِ دنیا کے آگے فکرِ مآل
جنابِ حُرؑ کی ثنا میں مگر زبان ہے لال خدا کی شان کہ اُن پتھروں میں نکلا لعل
وہ آبرو اُسے دی مرتضیٰؑ کے گوہر نے
کہ اُس کی چاہ کی خُلدِ بریں میں کوثر نے

۳

جو کی دلیر نے دل سے حسینؑ کی نُصرت خدا نے اُس کو عطا کی وہ عزت و رفعت
بشر تو کیا کہ ملائک نے کی ثنا و صفت بغیر دیکھے ہی عاشق تھے شاہدِ جنّت
ادب کی شان سے مہماں کا نام لیتے تھے
خطِ غلامی ہی غلمان لکھے دیتے تھے

۴

خدا کا فضل تھا نیکی کی سمت دھیان گیا حسینؑ امام ہیں حق کی طرف یہ جان گیا
خدا کے ملنے کا رستہ یہی ہے مان گیا وہیں گیا کہ جدھر حیدری نشان گیا
بسر بہشت میں کرتا ہے عیش و راحت میں
مگر وہاں بھی جری ہے علیؑ کی خدمت میں

۵

جنابِ حُرؑ اِدھر آئے اُدھر گنہ ہوئے پاک جری سے یاورِ شاہِؑ ہُدا ملے بہ تپاک
جو پائے سرورِؑ دیں کی ملی جبیں پر خاک سرے سے دفترِ عصیاں ہی ہوگیا سب چاک
کوئی گناہ ہے اب فرد میں کہاں باقی
جہاں میں رہ گئیں غازی کی نیکیاں باقی

www.emarsiya.com

۶

سُنا جو عُذرِ جری خوش ہوئے امامؑ انام کہا کہ عفو کے دفتر میں لکھ گیا ترا نام
یہ دیکھو بخشش و الطافِ خالقِ علّام زباں ہلاتے ہی سب بن گیا دلیر کا کام
یہ ایک بات کی حُرؑ نے ہزار باتوں میں
کہ خُلد لے لیا حضرت سے چار باتوں میں

۷

بڑا عقیل تھا شر سے ہوا بخیر جدا نہ مرتبہ کی، نہ زر کی ہوئی اُسے پروا
اگرچہ سعد کے بیٹے نے سب ہی کچھ تو کہا نہ دھمکیوں میں، نہ لالچ ہی میں جری آیا
دیا جواب مِرا نام کاٹ دے ظالم
یہ نوکری کا ہے پروانہ چاٹ لے ظالم

۸

رسالداری کی مجھ کو نہیں ہے کچھ پروا جسے ہو آرزو اِس کی اُسے یہ دے عہدہ
شراب خوار کی میں نوکری نہیں کرتا امامِ وقت سے پروانہ خُلد کا لوں گا
لعین کام کر اپنا پڑا ہے کس غم میں
بہشت ملتے ہوئے کیوں جلوں جہنم میں

۹

سحر سے کانوں میں میرے یہ آرہی ہے صدا کہ تو بہشت کا اے حُرؑ بہشت ہے تیرا
شبِ گزشتہ کو حوروں میں تھا ترا چرچا ہر ایک قصر سجایا گیا ہے جنت کا
گلوں کی بو سے معطر زمیں کا دامن ہے
کِھلے ہوئے ہیں یہ تختے نہال گلشن ہے

۱۰

روش روش ہے یہ غُل میہمان آتا ہے ہے جس پہ خالقِ کُل مہربان آتا ہے
ہے جس دلیر کا حیدرؑ کو دھیان آتا ہے سر اپنا کر کے فدا دے کے جان آتا ہے
خوشا نصیب یہی ہے شہیدِ اوّل بھی
یہی حسینؑ کے لشکر کا ہے ہراول بھی

www.emarsiya.com

۱۱
رہِ ثواب سے کیوں پھیرتا ہے او شیطاں　علاوہ اِس کے وہ باغ اور وہ شاہدانِ جناں
کہ جن کی صورتوں پر مہر و ماہ ہیں قرباں　بتاؤ اِن کی کروں سیر یا مروں میں یہاں
وہ چہرے چاند سے وہ زلفِ عنبریں دیکھوں
کہ تیری صورتِ منحوس اے لعیں دیکھوں

۱۲
بتا حسینؑ سے بہتر ہے کون عالم میں　شریک کیوں نہ ہوں پھر اُن کے رنج اور غم میں
ہوا بہشت کی کھاتا ہوں اب کوئی دم میں　تجھے ہے مال کی پروا تو جا جہنم میں
عجب نہیں کہ جو اب کچھ فتور ہو ناری
جو ہے حسینؑ کا دشمن تو دور ہو ناری

۱۳
یہ باتیں سُن کے دبا ابنِ سعدِ نابکار　جری سے پھر بہ لجاجت یہ اُس نے کی گفتار
یقین کر لیا کس طرح اس کا اے جرّار　کہ تجھ کو خُلد کریں گے عطا شہِؑ ابرار
کہا یہ حُرؑ نے سخی ہیں یہ اُن کی عادت ہے
خُدائی بانٹ دیں جنّت کی کیا حقیقت ہے

۱۴
کوئی جہان میں ایسا سخی نہیں بخدا　خیال رکھتے ہیں مایوس پھر نہ جائے گدا
نہ پوچھ حال ستمگار اُن کے دینے کا　دُعائیں دیتے ہیں گو پاس کچھ نہیں ہوتا
گُہر بھی رخت بھی اور مال وزر بھی دیتے ہیں
جو کوئی سر کا ہو طالب تو سر بھی دیتے ہیں

۱۵
سُجھائی دے تجھے کیا تیری عقل ہے زائل　نہیں حسینؑ سا کوئی کریم اور باذل
ہمیشہ دینے ہی پر طبع رہتی ہے مائل　یہی تلاش ہے ہر دم، ملے کوئی سائل
فقط ذرا سے بہانے کی بس ضرورت ہے
تلی ہی رہتی ہے دینے پہ وہ سخاوت ہے

www.emarsiya.com

۱۶

کہا یہ ہیز نے مانا کہ دے بھی دیں شہِؑ دیں مگر بہشت کے ہونے ہی کا کسے ہے یقیں
کہا یہ حُر نے مسلماں بھی اے لعیں تُو نہیں جگہ ہے دوزخِ اسفل میں تیری او خود بیں
یہاں تو کرتا ہے بڑھ بڑھ کے گفتگو ناری
میں جب بہشت میں ہوں گا جلے گا تُو ناری

۱۷

کہا شقی نے کہ بچوں کا بھی خیال نہیں کہا یہ حُرؑ نے کہ اُن کا بھی کچھ ملال نہیں
بشر وہ کیا ہے کہ سوجھے جسے مآل نہیں گناہگار ہے کیا میرا بال بال نہیں
کبھی فریب میں دنیا کے اب نہ آؤں گا
امامِؑ دیں سے خطا اپنی بخشواؤں گا

۱۸

کہا شقی نے ملے گی وہاں نہ یہ راحت کہا یہ حُر نے اذیت کی جا نہیں جنّت
کہا شقی نے کہ فاقوں کی ہے وہاں نوبت کہا یہ حُرؑ نے کہ ہے فقر فخر اور عزت
کہا شقی نے کہ جاں مفت کھوئے دیتا ہے
کہا یہ حُر نے تو ناحق ہی روئے دیتا ہے

۱۹

ہنسی سی آتی ہے کچھ تیری عقل پر اے وائے کوئی تو جان دے خوش ہو کے اور کوئی کہے ہائے
کسی کے زخم لگے کوئی درد سے چلّائے یہ وہ مثل ہے نشہ ہو کسی کو کوئی چڑھائے
نہ سامنے مرے یوں بڑ بڑا بہت ناری
ملی جو مفت کی مے پی گیا بہت ناری

۲۰

بہک رہا ہے کھڑا ہو لعیں ہٹ کے پرے تو کون ہے جو کسی کے پھٹے میں پاؤں دھرے
گھر اپنا شوق سے لٹوائے، زخم کھائے، مرے ہر ایک شخص آزاد ہے جو چاہے کرے
مرے گلے کا بہت دیر سے جو ہار ہے تو
تو کیا تمام خدائی کا فوج دار ہے تو

www.emarsiya.com

۲۱

پڑی ہے کیا تجھے میری تُو اپنی فکر تو کر   کہ کیا کہے گا خدا سے قریب ہے محشر
یہ ظلم و جور و ستم اور فاطمہؑ کا پسر   اُجاڑنے کو ہے ایمان اور شرع کا گھر
خدا کے آگے اسی شکل سے تُو جائے گا
وہاں بھی کیا یہی منحوس منہ دکھائے گا

۲۲

یہ زیست جس پہ ہے نازاں ہے، چاردن کی ہوا   پھر اُس کے بعد ہے بس پنجۂ قضا میں گلا
تو جس کے واسطے یہ کر رہا ہے ظلم و جفا   وہ ملکِ رَے تجھے بخشانے واں نہ جائے گا
خیال اُنہیں کو بس اُمّت کے امن وچین کا ہے
وہاں ہے کام محمدؐ کا یا حسینؑ کا ہے

۲۳

جہاں ہزاروں ندامت سے سر جھکائیں گے   بہادرانِ جہاں کو جہاں غش آئیں گے
جہاں نبیؐ بھی پیمبرؑ بھی تھرتھرائیں گے   وہاں یہ نانا نواسے ہی کام آئیں گے
یقینی امر نہیں اِک خیال ہے بخشش
بغیر اِن کی مدد کے محال ہے بخشش

۲۴

یزید کا یہ حشم چار دن کا ہے ناداں   ہمیشگی ہے جہاں اُن کی سلطنت ہے وہاں
وہ ہے پلید گدا اور یہ ہیں شاہِ شہاں   کہاں وہ اِک خَرِ بے دم، کہاں یہ فیلِ دماں
لعین کرتا ہے اِس سے مقابلہ اُن کا
خدائی اُن کی نبیؐ اُن کے ہیں خُدا اُن کا

۲۵

ذلیل خاک کو مُشکِ ختن سے نسبت کیا   کہاں بہشت کا گلزار اور کہاں صحرا
شگفتہ پھول کجا اور خارِ دشت کجا   یزید اِک سگِ دنیا یہ ابنِ شیرِ خدا
نجس وہ قطرۂ مے دُرِّ بے بہا ہیں یہ
پسر وہ ہند کا فرزندِ فاطمہؑ ہیں یہ

www.emarsiya.com

۲۶

یہ گفتگو جو سُنی واں سے ہٹ گیا اکفر کہا یہ خاص رسالے سے گھیر لو بڑھ کر
کہا سنبھل کے یہ غازی نے تُو نکل باہر دکھا کمال بنا ہے جو فوج کا افسر
بناؤں ایک کے دو تھا یہ مدعا ظالم
ہوئی یہ خیر کہ خیمے میں چھپ گیا ظالم

۲۷

یہ بات کہہ کے اُڑایا فرس چلا جرار بڑھائے عبد و برادر نے ساتھ ہی رہوار
چلا برادرِ حُرِ جری بھی ہو کے سوار پکارا فوج کا افسر نکل نہ جائے شکار
کرو وہ جنگ کہ آجائے چرخ چکّر میں
پہنچنے پائے نہ یہ شاہِؑ دیں کے لشکر میں

۲۸

پکارا حُرِ دلاور کہ خام ہے یہ خیال ہوا کو لے کوئی مُٹھی میں ہے یہ امر محال
پکڑ سکے کوئی بجلی کو ہے کسی کی مجال یہ کہہ کے گھوڑوں کی کچھ اور تیز کردی چال
اگرچہ فوج نے تیزی بہت سی دکھلائی
مگر نہ گرد بھی اُن تازیوں کی ہاتھ آئی

۲۹

پھرے سب اپنا سامنہ لے کے پیادے اور سوار اُدھر نکل گئے حد سے بخیر وہ جرار
صدا یہ شاہ کو حُرِ جری نے دی اِک بار معاف میری خطا کر رسولؐ کے دلدار
بس اِک نگاہِ کرم کا امیدوار ہوں میں
علیؑ کے لال پشیمان و شرمسار ہوں میں

۳۰

سُنی جو شاہؑ نے اُس تازہ میہماں کی صدا تڑپ کے حضرتِ عباسؑ سے یہ فرمایا
حُرِ جری مِرے پاس آرہا ہے اے بھیّا مگر ہے اُس کے تعاقب میں فوجِ اہلِ دغا
اُسے نکال کے جلد اُس ہجوم سے لاؤ
علم کے سائے میں غازی کو دھوم سے لاؤ

www.emarsiya.com

۳۱

تمھارے ساتھ میں قاسمؑ بھی جائیں اکبرؑ بھی بہن کے بیٹے بھی مسلم کے دونوں دلبر بھی
مری خوشی ہے کہ ہوں اور کچھ دلاور بھی چلو کہ آتا ہے لینے کو خود یہ مضطر بھی
وقار چاہئے اُس نامدار و ذیشاں کا
رسولؐ کہتے تھے رتبہ بڑا ہے مہماں کا

۳۲

قدم بڑھانے بھی پائے نہ تھے علمبردار کہ مختصر سی اُٹھی گرد سامنے اِک بار
کہا یہ شاہؑ نے ہنس کر وہ آگیا جرّار قریب آیا تو آنکھیں نہ کیں کسی نے چار
حجاب و شرم سے اُس کا عجیب عالم تھا
کہ دونوں ہاتھ بندھے تھے سرِ جری خم تھا

۳۳

ملول عبد و برادر بھی تھے پسر بھی تھا شہؑ انام سے دیکھا گیا نہ یہ نقشا
جری کے کھولدئے ہاتھ اور یہ فرمایا یہ شرم کس لئے ہے کیسا جُرم کیسی خطا
ذرا سا مَیل جو تھا بھی، تو طبع صاف ہوئی
فروگذاشت ہوئی تھی، سو وہ معاف ہوئی

۳۴

تجھے حسابِ قیامت کا ہے تردد کیا کہ پنجتن کا بس اب تیرے سر پہ ہے سایہ
عجیب وقتِ مصیبت میں آکے ساتھ دیا عبث ملول ہے، تجھ سے تو اے جری بخُدا
حسنؑ بھی، میں بھی، علیؑ بھی، بتولؑ بھی راضی
یہاں تلک کہ خدا بھی رسولؐ بھی راضی

۳۵

یہ مژدہ سُن کے پھرا پہلے گردِ شہؑ کئی بار ملا ہر ایک دلاور سے پھر وہ نیک شعار
جری سے آیا محبت سے پیش ہر جرّار ہر اِک طرف سے تھی تحسین و آفریں کی پکار
حسنؑ کا مہر تو زینبؑ کے ماہ خوش خوش تھے
زیادہ سب سے علمدارِ شاہؑ خوش خوش تھے

www.emarsiya.com

۳۶

جب اُس سے حضرتِ عباسؑ نے کیا یہ سوال   سنا ہمیں بھی وہاں سے نکلنے کا احوال
کہا یہ حُرِ جری نے کہ اے علیؑ کے لال   خدا کے فضل سے بیکا ہوا نہ ایک کا بال
اگرچہ اتنے تھے شامی کے بھر گیا تھا دشت
رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

۳۷

رضائے حرب جو حُرؒ نے حسینؑ سے پائی   بقصدِ جنگ بڑھا پہلے شیر کا بھائی
مگر کمالِ شجاعت جری نے دکھلائی   تمام کردئے سب مال و زر کے شیدائی
نہ کوہ پر نہ کسی مرغزار میں پہنچے
ہزاروں عاشقِ دینار نار میں پہنچے

۳۸

ہلاک اُس کو کیا جو بھی سامنے آیا   بہادروں کی لڑائی کا رنگ دکھلایا
جری کے دستِ زبردست نے غضب ڈھایا   اشارے تیغ سے کرتے تھے زخم بھر پایا
پھری نہ اُس کی کبھی تیغِ بر قدم خالی
صفیں دلیر نے کر دی تھیں یک قلم خالی

۳۹

مگر کہاں یہ جری ایک اور کہاں لشکر   سپاہی جس میں کا ایک ایک سخت و سنگِ جگر
کیا نہ رحم ذرا بھی برادرِ حُرؒ پر   بلا سے ٹوٹ پڑے لیکے نیزہ و خنجر
رہی نہ جنگ کی جب تاب شہؑ کے شیدا میں
شہید ہو گیا گھر کر غریب اعدا میں

۴۰

گیا دلیر کا فرزند پھر برائے وغا   جری نے کھینچ جو لی اپنی تیغ برق نما
بچھا بچھا دیں صفیں مورچہ ہر اِک توڑا   وہ جنگ کی کہ دُہائی کا شور مچنے لگا
فریب سے اُسے اہلِ وغا نے مار لیا
نیام کرتے ہی تلوار سر اُتار لیا

www.emarsiya.com

۴۱
لعین کر چکے اُس کا بھی جب کہ کام تمام   برائے جنگ بڑھا اپنا گُرز لے کے غلام
کہا پکار کے اے صفدرانِ لشکرِ شام   سمجھ لو خوب کہ ہر شب کا صبح ہے انجام
بُرے جب آتے ہیں دن پھر بُری ہی سوجھتی ہے
یہ زندگی نہیں پچھلے پہر کی چاندنی ہے

۴۲
سمجھ رہے ہو رہیں گے ہمیشہ ہی زندہ   ہمیشہ عیش رہے گا یہی یہی رُتبہ
یہ سب تمھارے خیالاتِ خام ہیں بخدا   سوا خدا کے ہر اِک ذی حیات کو ہے فنا
ہر اِک کا ساتھ بُرے اور بھلے میں دے گا وہی
ہمیشہ تھا وہی، اب ہے وہی، رہے گا وہی

۴۳
اُسی خدا کے نبیؐ کے نواسے ہیں حضرتؑ   یزید کون ہے اُس کی تو کچھ بتاؤ صفت
یہاں تو آیا ہے قرآن یہ ہوئی عزّت   بتاؤ اُتری ہوئی واں کی بھی کوئی آیت
ہوا ہے ذرّہ بنانے سے آفتاب نہیں
کوئی بیاض ہی دکھلاؤ گر کتاب نہیں

۴۴
امیرِ شام کہاں یہ کہاں خدا سے ڈرو   وہ ابن ہند یہ حیدرؑ کی جاں خدا سے ڈرو
وہ گُنگ اور یہ مُعجز بیاں خدا سے ڈرو   کُجا زمین کُجا آسماں خدا سے ڈرو
عزیز و قبلۂ ایماں سے منہ پھرائے ہو
یہ جس کا مرتبہ ہے اُس سے لڑنے آئے ہو

۴۵
یہ ابنِ دستِ خدا ہے نہ اِس پہ ہاتھ اُٹھاؤ   ارے نہ دوزخِ اسفل میں اپنے پاؤں سے جاؤ
نبیؐ کا پیارا نواسہ ہے یہ اِسے نہ ستاؤ   تم اُن کا پڑھتے ہو کلمہ رسولؐ سے شرماؤ
یہ چند روز کا جاہ و جلال کیا شے ہے
نظر مآل پہ رکھو یہ مال کیا شے ہے

www.emarsiya.com

۴۶

لعیں جلے جو سُنی یہ غلام کی گفتار   پکارا شمر کہ بچنے نہ پائے یہ زنہار
بڑھے جو اُس کی طرف جمع ہو کے بدکردار   زمین ہل گئی ایسے لگائے گُرز کے وار
جری نے ضرب کی جس جس کے سر پہ بھی تن کے
لہو کا ایک چکتہ وہ رہ گیا بن کے

۴۷

بڑھی رہی یہی مہمان کے غلام کی تیغ   زبانیں کاٹ لیں نکلی بڑے ہی کام کی تیغ
نشاں مٹانے میں تھی ایک اپنے نام کی تیغ   لہو میں بھر گئی میداں، سیاہ فام کی تیغ
زمانے کو بھی تو رفتار اپنی بھولی تھی
شفق زمیں پہ عوض آسماں کے پھولی تھی

۴۸

غرض کہ حشر مچایا تھا تیغِ صفدر نے   کیا ہر ایک پہ ثابت یہ اُن کی بھگدڑ نے
شکست کھائی بُری طرح لشکرِ شر نے   کہاں ہے حُرؓ جو یہ پوچھا کسی دلاور نے
کہا یہ اُس نے دعا گو مدام ہوں اُس کا
مجھی سے پہلے نبٹ لے غلام ہوں اُس کا

۴۹

اگر تھا جنگ کا حُرؓ سے خیال دیر نہ کر   سکھائے ہیں مجھے بیٹے کی طرح اُس نے ہنر
اگر یہ پوچھنا تھا پوچھنا ہی مدِّ نظر   تو خیر جا کہ بڑھانا نہیں ہے مجھ کو بھی شر
اِسی طرح کبھی منہ کو بھی موڑ لیتا ہوں
ہزاروں صدقے میں قنبر کے چھوڑ دیتا ہوں

۵۰

یہ کہہ کہ پھر ہوا مصروفِ کارزار جری   مگر ہے ایک کی لاکھوں میں کیا سپاہ گری
سناں کسی کی جو دل پر لگی تو آہ بھری   جو سر پہ گرز پڑا ہرنے پر جبین دَھری
لکھا ہے غش جو دلاور کو زین پر آیا
سنبھل سکا نہ فرس پر زمین پر آیا

www.emarsiya.com

۵۱
غلامِ حُرؑ کا بھی جب خاتمہ بخیر ہوا وہاں سے اُس کو اُٹھا لائے شاہؑ کے رفقا
لہو سے حُرؑ نے جو دیکھا بھرا ہوا لاشہ غم اُس کا شیر نے فرزند کی طرح سے کیا
کسی ملال میں مضطر وہ با وفا نہ ہوا
کمر کو باندھ کے خود جنگ کو روانہ ہوا

۵۲
سنبھل کے اے قلمِ دوزباں کر اب تقریر کہ بہرِ جنگ چلا ہے ہراولِ شبّیرؑ
یہ حال کر گئے سب اور کرتے ہیں تحریر کمال جب ہے کھنچے کارزار کی تصویر
ہر ایک صفحہ ہو میداں کے ڈھنگ کا گویا
ہر ایک بند مرقع ہو جنگ کا گویا

۵۳
عمامۂ عَرَبی کی وہ شان گردِ کُلاہ وہ گول بازو، وہ سینہ، وہ رُخ، وہ گردن واہ
ہر ایک عضو سے ظاہر ہے قدرتِ اللہ فرس پہ حضرتِ حُرؑ ہیں یا تخت پر نوشاہ
شبیہِ شیرِ فلک غیظ میں بنی ہوئی ہے
عروسِ تیغ جو پہلو میں ہے تنی ہوئی ہے

۵۴
ہوا جو واردِ میدانِ جنگ وہ جانباز یہ ابنِ سعد کو دی اُس دلیر نے آواز
ذرا سی دیر کو غافل کر اپنی چشم کو باز دکھاؤں تا تجھے وہ بات جس پہ ہے مجھے ناز
کہ میں ہراولِ فوجِ خدا بھی کہلایا
مُعینِ سرورؑ ہر دوسرا بھی کہلایا

۵۵
خلیلِ حق نے مجھے اپنا میہماں جانا زمیں سے پست تھا پر مجھ کو آسماں جانا
میں خار تھا پہ گُلِ گلشنِ جناں جانا سوائے خُلد کے اب مجھ کو ہے کہاں جانا
سر اپنا دے کے شہیدوں میں جا ملوں گا میں
جہاں کا گُل مجھے سمجھا وہیں کِھلوں گا میں

www.emarsiya.com

۵۶

تو خارِ دشت ہے رہ اِس ذلیل حالت میں   شقی نے کھو دیا ایماں خیالِ دولت میں
ملا ہے ہم کو تو یہ شاہؑ کی محبت میں   کہ ایک پاؤں یہاں اور ایک جنّت میں
تجھے یزید کی اُلفت میں کیا ملا ناری
ملے گا اِس کا میں قائل نہیں دکھا ناری

۵۷

مجھے تو شاہؑ نے جنّت دکھا بھی دی بخدا   کہے تو باتوں ہی باتوں میں کھینچ دوں نقشا
وہ باغ اور وہ فرحت وہ تازگی وہ ہوا   سُہانا وقت وہ حوریں وہ اُن کے ناز و ادا
نہ چوندھیائے بھلا کیوں نگاہ ناظر کی
کہ تخت سونے کے ہیں مسندیں جواہر کی

۵۸

کوئی ہے لعل کا قصر اور کوئی مکاں دُر کا   ہر ایک نقرئی دیوار پر ہے کارِ طِلا
کوئی زَمرّدی فیروزی کوئی دُرِ رجا   کوئی ہے بو قلموں کوئی نیلگوں صفا
شراب پینے کا ساماں بھی حیرت افزا ہے
کیا ہر ایک صراحی پہ کارِ مینا ہے

۵۹

چنے ہوئے ہیں طبقچوں میں میوہ ہائے جناں   کہ جن کا لطف اُٹھاتی ہے دور ہی سے زباں
لطیف ایسے کہ بارِ نگاہ جن پہ گراں   کھڑے ہیں منتظرِ حکم اِک طرف غلماں
یہ چند روزہ ہے وہ لازوال دولت ہے
یہاں یزید کی واں اپنی بادشاہت ہے

۶۰

کلام یہ جو سُنے بھُن گیا وہ ناہنجار   جواب کچھ نہ دیا فوج سے یہ کی گُفتار
کہ جا کے گھیر لو چاروں طرف سے بس اِک بار   یہ سُن کے حضرت حُرؑ نے بھی کھینچ لی تلوار
مگر وہ نکلی ہے کیا جلد میان کے گھر سے
کہ جیسے خیر کا کلمہ زبانِ حیدرؑ سے

www.emarsiya.com

۶۱

خراب حال ہے اے ساقیٔ پری رُخسار	بس اب تو طاق سے شیشوں کو جلد جلد اُتار
مصافحہ تو ہوا دُخترِ رز سے دو اِک بار	معانقہ کہ ہیں مشتاقِ عاشقِ دیدار
پلاتا کیوں نہیں ظالم یہ دیر دار ہے کیا
گھٹا بھی آچکی اب اور انتظار ہے کیا

۶۲

لے وہ پھوار بھی پڑنے لگی نہ دیر لگا	فلک سے رعد کی آواز آئی کاگ اُڑا
وہ برق چمکی دکھا تو بھی آفتاب اپنا	خدا کے واسطے اتنا مگر سمجھ لینا
بہت اُبھارتا جوشِ شباب ہے مجھ کو
مئے نجس سے مگر اجتناب ہے مجھ کو

۶۳

مجھے تو طاہر و اطہر شراب دے ساقی	جو بے زوال ہے وہ آفتاب دے ساقی
جو مے کہ خُلد میں ہے انتخاب دے ساقی	جو دسترس نہیں تیرا جواب دے ساقی
نجف کے میکدے سے دستگیر دے دیں گے
مجھے تو میرے جنابِ امیرؑ دے دیں گے

۶۴

جنابِ احمدؐ مختار کے برادر ہیں	خدیوِ مملکتِ شرع دیں کے رہبر ہیں
ابوترابؑ ہیں حیدرؑ ہیں شیرِ داور ہیں	خدا کے فضل سے ساقیٔ حوضِ کوثر ہیں
نہ محتسب سے نہ قاضی سے منہ چھپائیں گے
یہی وہ ساقی ہیں بے دغدغے پلائیں گے

۶۵

نئی طرح سے چلی تیغ حُرِ صفدر کی	نہ اصل خُود کی سمجھی نہ اُس نے بکتر کی
زرہ کو آنکھ دکھاتی رہی وہ جوہر کی	پری تھی صرف کی تھی اگر تو دو پر کی
فقط نہ باڑھ کا کام اُس کا گھاٹ دیتا تھا
کہ پڑ کے سایہ بھی ظالم کا کاٹ دیتا تھا

www.emarsiya.com

۶۶
سوار پر نہ یہ رُکتی تھی اور نہ توسن پر نہ خُود پر، نہ زرہ جامے پر، نہ جوشن پر
کوئی یہ کہتا تھا کیسے ہو فتح دُشمن پر کوئی یہ پوچھتا تھا سر ہے میری گردن پر
یہ کس طرف سے قیامت ہے اِس طرف آئی
میں ہوں صحیح و سلامت یقین ہے بھائی

۶۷
وہ ابتری ہوئی ناری سنبھل نہیں سکتے اگرچہ جان کا ڈر ہے پہ ٹل نہیں سکتے
یہی نہیں کہ وہاں سے نکل نہیں سکتے شریر چہرے کی رنگت بدل نہیں سکتے
عجب طریقِ وغا اُس کو ہاتھ آیا ہے
کہ سکّہ تیغ نے مہمان کی بٹھایا ہے

۶۸
کسی کے ہاتھ ندارد کسی کا سر غائب کسی شریر کا شانہ مع سپر غائب
کسی کا دل تو کسی شخص کا جگر غائب کہیں یہ حال جو دیکھا تو فوج بھر غائب
لعین کہتے ہیں حیرت کا ماجرا ہوا ہے
کہ جس دہائی کو دیکھو صفر لگا ہوا ہے

۶۹
ہر اِک رسالے میں مثلیں کی مثلیں تھیں ابتر جہاں پچاس تھے واں پانچ آرہے تھے نظر
یہ حال دیکھ کے تھے چار آئینے ششدر اُلٹ پلٹ ہوا جاتا تھا فوج کا دفتر
جو مرتے جاتے تھے نام اُن کے چھٹتے جاتے تھے
گلوں کے ساتھ میں چہرے بھی کٹتے جاتے تھے

۷۰
بہت سے بھاگ گئے تیغ تیز کے ڈر سے صلاح لی نہ کسی سے نہ پوچھا افسر سے
بڑے بڑوں کا یہ تھا حال خوفِ صفدر سے غنیمت اُن کو نکلنا ہوا تھا لشکر سے
نہ دفتری تھا نہ دفتر میں کوئی ناظر تھا
جسے بھی خیر سے پوچھا وہ غیر حاضر تھا

www.emarsiya.com

۷۱

اُنھیں نے کیا کیا حاضر جو فوج میں تھے جواں عوض میں تیغ و تبر کے اُٹھائے دستِ اماں
جری کی تیغ پہ دل میں ہوا کئے قرباں خوشی سے کر لیا مہماں کی تیغ نے مہماں
لعیں تو جانتے تھے اِس کا دم غنیمت ہے
وہ یہ سمجھتی تھی جنگل میں خوانِ نعمت ہے

۷۲

کبھی تو دھار سے قتّال زخم دھارتی تھی کبھی یہ حال تھا دم دے کے سر اُتارتی تھی
زمانہ ہارے مگر یہ کبھی نہ ہارتی تھی غضب کا سامنا تھا ہر ادا سے مارتی تھی
یہی نہیں کہ طریقہ لگاؤ ہی کا نہ تھا
شریر سے کوئی پہلو بچاؤ ہی کا نہ تھا

۷۳

ذرا کوئی جو ابھرتا تھا اُس کو کاٹتی تھی جو کوئی آن ہی مرتا تھا اُس کو کاٹتی تھی
جو کوئی آہ بھی بھرتا تھا اُس کو کاٹتی تھی جو دل میں وہم گزرتا تھا اُس کو کاٹتی تھی
ذرا سی دیر میں لاشوں سے دشت پاٹ دیا
کمال یہ ہے خیالِ فرار کاٹ دیا

۷۴

جنونِ عشق ہوا یا خطا ہوئے اوسان نیا تماشہ یہ دیکھو کہ فوجِ شر کے جوان
حوالے کر کے چلے آئے بے تکلف جان جری کی تیغ سے مدت کی گویا تھی پہچان
کوئی تھا دم پہ فدا کوئی خم پہ مرتا تھا
جسے بھی دیکھو وہی اُس صَنَم پہ مرتا تھا

۷۵

جُدا وہ کرتی تھی سر، سر پہ وہ بٹھاتے تھے گلا وہ کاٹتی تھی وہ گلے لگاتے تھے
وہ خون پیتی تھی دم دے کے وہ پلاتے تھے وہ ناز کرتی تھی جتنا بھی وہ اُٹھاتے تھے
طریقِ جنگ بھی معشوقیت کے ساتھ رہا
ہر ایک طرح سے میدان اُس کے ہاتھ رہا

www.emarsiya.com

۷۶

مچایا حشر وہ مہماں کی تیغ نے آکر امیرِ شام کے لشکر میں پڑ گئی بھگدڑ
اجل کے منہ سے بچاتا نہ تھا پسر کو پدر نہ بھائی لیتا تھا بھائی کی وقتِ مرگ خبر
جو بد حواسی کے انداز کو دکھاتے تھے
وہ ٹھہرو کہتے تھے اور آپ بھاگ جاتے تھے

۷۷

کھڑے ہیں اچھے بھلے سوچ میں کہ سر ہیں کہاں خدنگ رہتا تھا ترکش میں آج پر ہے کہاں
تلاش تیغ کی ہے میان میں سپر ہے کہاں نگاہیں ڈھونڈتی ہیں طائرِ نظر ہے کہاں
شریر سہمے ہوئے پھرتے ہیں وہ جوش نہیں
کہاں ہے تیر کدھر ہے کمان ہوش نہیں

۷۸

وہ بھاگتا ہے کسی کو جو ہوش آتا ہے جو اِن کے ساتھ کا کوئی اگر بلاتا ہے
تو بولتا نہیں زخمِ بدن دکھاتا ہے گلے پہ رکھ کے سوئے تیغ ہاتھ اُٹھاتا ہے
یہ مدعا ہے نہ دیکھے گی کچھ نہ بھالے گی
ذرا سی دیر میں گردن یہ کاٹ ڈالے گی

۷۹

لعین طُرفہ تماشے وغا میں کرتے ہیں عوض میں قبضوں کے سینوں پہ ہاتھ دھرتے ہیں
بلا کا چہرہ سمجھ کر سپر سے ڈرتے ہیں ذلیل اپنی کمندوں سے اُلجھے مرتے ہیں
کبھی جو گُرز کی ضربت کا دھیان لاتے ہیں
پکڑ کے اپنا ہی سر آپ بیٹھ جاتے ہیں

۸۰

پسر نے سعد کے یہ فوج کا جو دیکھا رنگ جفا شعار و ستمگر کی عقل ہوگئی دنگ
کہا پکار کے اچھا نہیں ہے یہ آہنگ ابھی تو ایک فقط اُن کے میہماں سے ہے جنگ
جب آئے گا پسرِ مرتضیٰؑ تو کیا ہوگا
یقیں تو یہ ہے کہ دم بے لڑے فنا ہوگا

www.emarsiya.com

۸۱

نکل رہی ہے عبث اِس کی تیغِ تیز سے جاں تمھاری فوج میں جو تھا وہی تو ہے یہ جواں
لگاؤ تیر بڑھو لے کے تیغیں اور سناں امیرِ شام کا دشمن ہے دو نہ اِس کو اماں
سحر سے مدح سرا شاہِؑ مشرقین کا ہے
لہو بہادو مددگار یہ حسینؑ کا ہے

۸۲

سنا کلام جو اپنے امیرِ لشکر کا اکیلے شیر کو اُن بزدلوں نے گھیر لیا
لگایا تیر کسی نے کسی نے تیغِ جفا کسی نہ گرزِ دو دستی کا وار سر پہ کیا
بہا جو خون زیادہ تو غش سا آنے لگا
فرس کی پشت پر جرّار ڈگمگانے لگا

۸۳

پکارا شاہِؑ ہُدا کو کہ آیئے مولاؑ یہی تو وقتِ مدد ہے بچایئے مولاؑ
زمیں پہ گرتا ہوں تشریف لایئے مولاؑ بس اب جمالِ مبارک دکھایئے مولاؑ
زمانہ کم تھا تو ارمانِ دل بھی کم نکلے
حضور آکے جو یٰسیں پڑھیں تو دم نکلے

۸۴

صدائے حُرؑ جو شہِؑ دیں کے کان میں آئی تڑپ کے روئے، زمیں پر پچھاڑ اِک کھائی
کہا پھر آپؑ نے عباسؑ سے چلو بھائی گرا ہے گھوڑے سے مقتل میں میرا شیدائی
خدا بچالے اُسے تھوڑے سے زمانے تک
کہیں تمام نہ ہوجائے میرے جانے تک

۸۵

یہ کہہ کے اکبرؑ و قاسمؑ سے شہؑ نے فرمایا مدد کو حُرِ وفادار کی بڑھو بیٹا
چلے یہ چار غضنفر جو سوئے دشتِ وغا وہ بھیڑ چھٹ گئی فوجوں نے دے دیا رستہ
مگر پہنچ کے وہاں اور پڑ گئے غم میں
کہ میہمان کو دیکھا عجیب عالم میں

www.emarsiya.com

۸۶

وہ ریگِ گرم پہ بےہوش اپنے خوں میں ہے تر ہزارہا ہیں بدن پر نشانِ تیر و تبر
یہ حال دیکھ کے قابو رہا نہ پھر دل پر زمیں پہ بیٹھ کے زانو پہ اُس کا رکھ لیا سر
کہا رسولؐ کو خوشنود کردیا تو نے
جہاں میں نامِ وفا آج رکھ لیا تو نے

۸۷

اب آنکھیں کھول کے دیکھ اس طرف کو اے مہماں وہ کون ہے جو ترے غم میں کر رہا ہے فغاں
جری نے آنکھیں جو وا کیں بہت ہوا شاداں کہا غلام کہاں اور یہ مقام کہاں
رکھا ہوا سرِ حُرؑ جس پہ شاہؑ خوش خو ہے
تھی جس کی قدر محمدؐ کو یہ وہ زانو ہے

۸۸

بس اب غلام کی آقا نکل گئی حسرت بہت زیارتِ حضرتؑ سے دل کو ہے فرحت
یہ کہہ رہا تھا کہ کرنے لگی زباں لکنت جری کی روح روانہ ہوئی سوئے جنّت
نہ چھوڑا لاش کو بھی اُس کی شہؑ نے جنگل میں
اُٹھا کے اکبرؑ و عباسؑ لائے مقتل میں

۸۹

کہی جو خیمے میں فضّہؑ نے یہ اَلم کی خبر بہت دلیر کو روئی بتولؑ کی دختر
تمام اور بھی سیدانیوں نے پیٹے سر یہ حال دیکھ کے بچّے بھی ہوگئے مضطر
سنا بھی ہوگا نہ اِس عزّ و شان کا پُرسہ
حرم نے شہؑ کو دیا میہمان کا پُرسہ

۹۰

قلم کو روک کے اے بزمؔ کر یہ حق سے دعا کہ دل ہے دردِ جدائی سے بے قرار اپنا
کسی طرح سے بھی اب صبر ہو نہیں سکتا دکھادے اہلِ جہاں کو تماشا قدرت کا
پئے جنابِ حسنؑ عنقریب ایسا ہو
کہ بزمؔ روضۂ شبّیرؑ میں ٹہلتا ہو

www.emarsiya.com